بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرکزی عمومی سرکلر نمبر

حلقہ نور الایمان

۱۴ ستمبر ۲۰۱۵

۳۰ ذی القعدہ ۱۴۳۶ھ　　ذی الحج کے ابتدائی دس ایام کی اہمیت اور امداد برائے مہاجرین

میری عزیز بہن

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

سورۃ الفجر میں اللہ تعالیٰ نے لَیَالٍ عَشْرٍ کی قسم کھائی ہے۔ اکثر مفسرین کے نزدیک اس سے مراد ذی الحج کی ابتدائی دس راتیں (اور دن) مراد ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی بے حد و بے حساب محبت، شفقت و عنایت کا ایک مظہر یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیوں، بھلائیوں اور خیر کے ایسے ایسے موسم عطا کئے کہ جن میں تھوڑی سی محنت اور کوشش کے ذریعے نیکیوں کی لہلہاتی فصلیں تیار ہو جاتی ہیں۔ مبارک رمضان کو نیکیوں کا موسم بہار کہا جاتا ہے جس میں نفل فرض کے برابر اور فرض اعمال کی جزا کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ اسی طرح ذی الحج کے پہلے عشرے میں اگر کوئی شخص خالص اللہ کی رضا و خوشنودی کیلئے نیک اعمال کرے تو اسکا ثواب و اجر عام دنوں کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ہو جاتا ہے۔

حضورؐ نے فرمایا "کوئی دن ایسا نہیں جس میں کوئی نیک عمل اللہ تعالیٰ کو ان دس دنوں کے عمل سے زیادہ پسند ہو" (صحیح بخاری)

یہ وہ بابرکت دن ہیں جن میں نماز - روزہ - حج اور قربانی جیسی بڑی بڑی عبادتیں جمع کر دی گئی ہیں۔

عام خیال یہ ہے کہ ان دنوں کی اہمیت صرف حج کیلئے جانے والوں کیلئے مخصوص ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے حج پر نہ جانے والوں کو بھی ان ایام کی رحمتوں، برکتوں، خیر اور نیکیوں سے محروم نہیں رکھا۔

ان ایام میں نیکی، خیر اور بھلائی کیلئے کئے جانے والے کاموں میں سے سب اہم ہے:

۱ — <u>اللہ تعالیٰ کا ذکر</u>: تکبیرات کا پڑھنا۔ اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنا۔

- اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ اللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

- اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃً و اصیلا

چلتے پھرتے۔ اٹھتے بیٹھتے۔ نمازوں کے بعد۔ جب موقع ملے انہیں پڑھنا چاہئے۔

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ اور حضرت ابوہریرہؓ دونوں ان دنوں میں بازار کی طرف نکل جاتے (اور مقصد خریداری نہ ہوتا بلکہ) بازار میں چلتے پھرتے تکبیرات پڑھتے اور ان کی تکبیرات سُن کر دوسرے لوگ بھی تکبیرات پڑھتے۔ (صحیح بخاری) یعنی تکبیرات اگر بلند آواز سے پڑھی جائیں تو دوسرے بھی سُن کر پڑھیں گے۔ خاص طور پر اگر مائیں بلند آواز سے پڑھیں گی تو بچے بھی سُن کر پڑھیں گے۔

۲۔ نمازوں کا اہتمام: فرض نمازیں اوقات کی پابندی کے ساتھ اول وقت پر ادا کرنے کی کوشش کی جائے۔ اول وقت کی نماز افضل ترین عمل ہے۔ نمازیں خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور اس سوچ کے ساتھ کہ ان دنوں کی نماز کا عام دنوں کی نماز کے مقابلے میں زیادہ اجر و ثواب ہے زیادہ سے زیادہ نوافل کا اہتمام کیا جائے۔

۳۔ روزوں کا اہتمام: ان ایام کے روزے سنت سے ثابت ہیں۔ اگر ممکن ہو تو مسلسل 9 دنوں کے روزے رکھے جائیں ورنہ جتنی اللہ توفیق دے اور ہمت ہو۔ لیکن 9 ذی الحجہ جو کہ عرفہ کا دن ہے اس دن روزہ ضرور رکھا جائے۔ تاکہ جو لوگ حج کی سعادت حاصل نہ کر سکے وہ بھی اس دن کی خیر و برکت اور اجر سے محروم نہ رہیں، اور اس دن روزہ رکھ کر اللہ کا قرب حاصل کر سکیں۔

"اس دن کا روزہ گزشتہ سال اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ کرتا ہے" (مسلم)

۴۔ 10 ذی الحجہ کو قربانی کرنا

۵۔ سب سے افضل عمل حج کرنا ہے

یہ دس دن جن میں حج اور قربانی جیسی عظیم عبادات ادا کی جاتی ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ کی سنت ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے بیت اللہ کی از سر نو تعمیر کی اور اسے حج اور عمرے کیلئے اپنی بنیادوں پر دوبارہ کھڑا کیا۔ ان دس دنوں میں جتنا بھی ممکن ہو مائیں اپنے بچوں کے ساتھ حضرت ابراہیمؑ کی شخصیت کے مختلف پہلو اور ان کی مختلف قربانیوں کا تذکرہ کریں۔ اور ان کی زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات دہرائیں۔ اپنے بچوں کو بتائیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے قدم قدم پر ان کا امتحان لیا اور کس طرح وہ ہر امتحان میں کامیاب ہوتے چلے گئے۔

یورپ میں رہتے ہوئے بچوں کو اللہ کے گھر کی موجودگی اور اہمیت کا احساس دلایا جائے تاکہ بچوں کو اندازہ ہو کہ مساجد کا ہونا کتنی بڑی نعمت و رحمت ہے۔ بچوں کو بتایا جائے کہ حضرت اسماعیلؑ جو کہ اس وقت ایک teenager تھے کس طرح اپنے والد کے شانہ بشانہ بیت اللہ کی تعمیر میں حصہ لیا۔ پھر اولاد جیسی نعمت کے حوالے سے ہمارے ذہنوں میں حضرت ابراہیمؑ کا طرزِ عمل سامنے رہے کہ کس طرح اللہ کے ایک حکم پر وہ اپنے اکلوتے بیٹے کو قربان کرنے کیلئے تیار ہو گئے۔ ہمارے دلوں میں بھی اولاد کی محبت اللہ کی محبت کے تابع ہو۔ اور ساتھ ہی بچوں کو بھی اللہ تعالیٰ اور والدین کی فرمانبرداری سکھا سکتے ہیں حضرت اسماعیلؑ کے طرزِ عمل سے۔

ان ایام کی روح ۔ اللہ کی محبت، وفاداری اور اللہ کیلئے ہر شے کو قربان کرنے کا جذبہ ہونا چاہیئے ۔

عقل و دل و نگاہ کا مرشدِ اولیں ہے عشق
عشق نہ ہو تو شرع و دیں بت کدۂ تصورات

اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کیلئے کی جانے والی نیکیوں میں سے ایک عظیم نیکی انفاق بھی ہے۔ مال عزیز ہونے کے باوجود انسان اسے اللہ کیلئے، اللہ کے دین کیلئے، کسی کی مدد کیلئے جب خرچ کرتا ہے تو یہ عمل اللہ کے نزدیک بڑا پسندیدہ اور محبوب ہے۔ ہمارے دین میں حقوق العباد کی ادائیگی کی بڑی اہمیت ہے۔ جیسا کہ ہم سب کے علم میں ہے کہ آجکل یورپی ممالک میں کثیر تعداد میں مسلم ممالک سے مہاجرین آرہے ہیں۔ جہاں ان دنوں میں خاص طور پر اور عام دنوں میں بھی ہم عبادات کا اہتمام کرتے ہیں اسی طرح حقوق العباد کے ضمن میں یہ وقت ہم سے ایک ذمہ دارانہ اور فراخدلانہ رویہ کا متقاضی ہے۔ حلقہ نور الایمان کی اپنے تمام ممبران سے استدعا ہے کہ وہ انفرادی سطح پر اپنا کردار ادا کریں اور انصار کا رویہ اختیار کرتے ہوئے اپنے بے گھر اور مجبور بہن بھائیوں کی مالی مدد کریں۔ اگر ممکن ہو تو کسی یتیم بچے کو اپنی کفالت میں لے لیا جائے۔ بچوں کے سکولوں میں اگر مہاجر بچے آئیں تو وہ ان سے دوستانہ رویہ اختیار کریں اور اپنی سکول کے کام کے حوالے سے مدد فراہم کریں۔ ان بچوں کو اگر دین سے دور دیکھیں تو قریب لانے کی کوشش کریں۔

اور اگر ان لوگوں سے بات چیت ہو تو ان کو بھی یہ بتایا جائے کہ اپنے دین پر قائم رہیں جمے رہیں۔ اور کوئی ایسا کام نہ کریں جو اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے والا ہو۔ یہاں رہتے ہوئے یہاں کے قوانین کا احترام کریں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان ایام کی برکتوں، رحمتوں اور خیر سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور جو نیکیاں بھی ہم اخلاص کے ساتھ کریں انہیں قبول فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہمیں ان عبادات میں اصل روح پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شعبہ تربیت
حلقہ نور الایمان